۲۵ سال قبل دارالعلوم حقانیہ کے علمی جشن کا ایک رُوح پرور منظر

مولانا محمد یعقوب القاسمیؒ

اکتوبر ۱۹۶۷ء میں دارالعلوم حقانیہ کے سالانہ جلسۂ دستار بندی کا ایک دلچسپ اور روح پرور منظر، جو مولانا محمد یعقوب القاسمی نے ضبط کیا ہے ۲۵ سال قبل کا یہ علمی، دینی، روحانی اور ایمانی افروز منظر کتنا دلچسپ، کتنا ایمان افروز اور کس قدر پُر بہار تھا۔ کیسے کیسے لوگ تھے، کتنی عظیم شخصیتیں تھیں، کتنی برکات والے حضرات تھے، ان کی کیسی کیسی توجہات تھیں اور کیسی کیسی عنایات تھیں، اور اب جو کچھ ظاہر ہوا ہے اور ہو رہا ہے اس میں ان ہی کی دعاہائے سحر گاہی اور توجہات کے اثرات ہی تو ہیں کہ آج دارالعلوم حقانیہ، دارالعلوم دیوبند کے بعد جنوبی ایشیا کی عظیم یونیورسٹی قرار پاتا ہے۔ آئیے! ۲۵ سال قبل ماضی کے ایمان آفرین جھروکوں میں جھانک لیں کہ مستقبل کی تعمیر بھی تو ماضی کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ (ادارہ)

آج بروز جمعرات ۵ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو عصر کی نماز کے قریب اکوڑہ کی سرزمین پر قدم رکھا۔ سامنے ہی مادرِ علمی و قبلۂ علمی کو دیکھ کر دل میں سرور، آنکھوں میں نور، دماغ میں راحت، سینے میں جذبۂ محبت و عقیدت اُبھرا، دارالعلوم کی عالیشان عمارت اور ساتھ ہی عظیم مسجد، پھر مسجد کا بلند و بالا منقش مینار جو کہ علم کا مینار ہے عجیب منظر پیش کر رہا تھا۔

الحمدللہ کہ ہمارا یہ قبلۂ علمی سال بہ سال ترقی کر رہا ہے۔ اب تک اس دارالعلوم سے سات سو فضلاء کرام فارغ التحصیل ہو چکے ہیں۔ اور پھر دارالعلوم کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ اس کے فاضل دینِ اسلام کی خدمت میں مختلف جگہوں پر لگے ہوئے ہیں، کوئی بھی ایسا نہیں جو خدمتِ دین میں مصروف نہ ہو ـــــ اب بھی ہفتہ کے روز سے شروع ہونے والے عظیم اجلاس میں ۳۰۰ فارغ التحصیل فضلاء کی دستار بندی ہوتی ہے۔

دارالعلوم پہنچکر سیدھا دفتر اہتمام میں گیا۔ ابن شیخ الحدیث حضرت مولینا سمیع الحق صاحب مدیر ماہنامہ الحق اور دوسرے حضرات سے ملاقات ہوئی، چونکہ نماز کا وقت قریب تھا اس لیے فوراً مسجد پہنچا۔ سینکڑوں کی تعداد میں دور دراز کے فضلاء پہنچ چکے تھے۔ استاذنا المعظم شیخ الحدیث حضرت العلامہ مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم (رحمہ اللہ) مسجد میں رونق افروز ہو کر نوافل میں مشغول تھے۔ اسی طرح مسجد میں کوئی ذکر اللہ میں مشغول، کوئی نوافل میں مشغول، کوئی وضو کر رہا ہے، صفیں بنی ہوئی ہیں، اب جماعت کھڑی ہوئی، حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم نے نماز پڑھائی ـــــ اس وقت ایک عجیب سا منظر ہے، جگہ بھی مقدس ہے، جماعت بھی مقدس ہے، کیوں نہ ہو یہ تو ہمارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت ہے جن کے پاؤں تلے فرشتے اپنے پَر بچھاتے ہیں، کیا یہ شرف دنیا کے کسی بادشاہ کو نصیب ہوا ہے؟ قیصر و کسریٰ جیسی سلطنت رکھنے والے بھی اِن بوریا نشینوں اور چٹائیوں پر لیٹنے والوں کے آگے ہیچ ہیں، فرشتوں کی سلامی انہی بوریا نشینوں کو ملتی ہے۔

جماعت ہو چکی تو جلسہ کے انتظامات کے سلسلہ میں حضرت الشیخ دامت برکاتہم نے طلباء کرام کو کچھ ارشادات فرمائے ـــــ فرمایا: ”بھائیو! یہ دارالعلوم ہم سب کا ہے، یہاں پر میں اور آپ سب برابر ہیں، یہ دارالعلوم دین کی خدمت کیلئے قائم ہوا ہے۔ اب جلسۂ دستار بندی انشاء اللہ ہفتہ کے روز شروع ہو رہا ہے باہر سے مہمانوں نے تشریف لانا ہے ہمیں چاہئیے کہ باہر سے آنے والے مہمانوں کی خدمت گذاری میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کریں، ہزاروں لوگ آتے ہیں اس لیے نظم و ضبط کو قائم رکھنا ہوگا، خداوند تعالیٰ اس جلسہ کو جو کہ خالص دینی و مذہبی اجتماع ہے اسے دارالعلوم کی ترقی، آپ کی ترقی اور دین کی ترقی کا باعث بنائے۔“ (آمین)

حضرت الشیخ کے ارشادات کے بعد مختلف انتظامی کمیٹیاں بنائی گئیں، چند نام یہ ہیں: ـــــ ”خدام العلماء، خدامِ مطبخ، خدامِ مطعم، خدامِ آب رسانی، خدامِ جلسہ، خدامِ اسٹیج وغیرہ وغیرہ“ ـــــ ہر کمیٹی کے لیے ناظموں کا انتخاب بھی کیا گیا۔ انتظامات کے متعلق بار بار ہدایات ہوتی رہیں۔ آپ حیران ہوں گے کہ اتنی کمیٹیاں کیوں بنائی گئیں؟ ـــــ تو عرض ہے کہ دارالعلوم جس طرح ممتاز حیثیت رکھتا ہے اسی طرح اس کے جو اجتماعات ہوتے ہیں وہ بھی ممتاز حیثیت کے حامل ہوتے ہیں۔ اجتماع میں شرکت کرنے کے لیے مدعو مہمانوں کے علاوہ دوسرے ہزاروں کی تعداد میں آئے ہوئے لوگوں کو باقاعدہ دارالعلوم کی طرف سے صبح و شام کھانا دیا جاتا ہے اور یہ طریقہ دوسرے اجتماعات کا نہیں۔

اب کمیٹیاں بنانے کے بعد حضرت الاستاذ دامت برکاتہم نے اس انداز اور سوز میں دُعا فرمائی کہ ہمیں تو آنسو آ گئے، حضرت الشیخ (رحمۃ اللہ علیہ)

کی عاجزی و انکساری، اللہ اللہ!

اب حضرت الشیخ دامت برکاتہم سے ملاقات کی، وہ بیٹھے ہوئے تھے اُٹھ کر گلے سے لگالیا، حال احوال دریافت فرمائے۔ ان کو اپنے فضلاء و طلباء سے کتنی محبت اور کس قدر اُنس اور کتنا لگاؤ ہے، اس کا اندازہ مشکل ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اسلام اور علم دین کے حق میں اس اجتماع کی کامیابی کے لیے ایک ماہ سے دُعائیں جاری ہیں۔

جوں جوں وقت گذرتا جاتا ہے دارالعلوم میں گہما گہمی بڑھ رہی ہے جن کی دستار بندی ہونی ہے وہ بھی اور دوسرے فضلاء بھی دھڑا دھڑ پہنچ رہے ہیں، ساتھی آپس میں مل کر ایک دوسرے سے بغلگیر ہو رہے ہیں، مصافحے ہو رہے ہیں، چہروں پر خوشی و مسرت کی لہریں دوڑ رہی ہیں، رات بھر چہل پہل جاری رہی۔

جمعۃ المبارک ۶ / اکتوبر

آج صبح سویرے عظیم علمی شخصیت حضرت العلامہ مولانا شمس الحق صاحب افغانی بہاولپور سے دارالعلوم کے اجتماع میں شرکت کرنے کے لیے تشریف لے آئے، آپ کا عظیم الشان استقبال کیا گیا۔ قیام گاہ تشریف لے گئے، حضرت شیخ الحدیث صاحب بھی ساتھ ہیں، بات چیت ہو رہی ہے۔ حضرت افغانی مدظلہ (رحمہ اللہ) نے فرمایا کہ: "کئی ٹیشنوں پر احباب آتے رہے اور وقت مانگتے رہے۔ میں اب بھی دارالعلوم حقانیہ کی خاطر بیس ۲۰ جلسوں کا پروگرام ملتوی کر کے یہاں آیا ہوں، ساتھیوں کو میں نے کہا کہ دارالعلوم حقانیہ افضل المدارس ہے اس لیے سب کچھ چھوڑ کر وہاں جانا ہے، اسی طرح میرے نزدیک دارالعلوم کا ماہنامہ الحق بھی افضل الرسائل ہے اسی لیے میں اس کے لیے ہی مضامین لکھ کر بھیجدیتا ہوں"

قیصر و کسریٰ جیسی سلطنت رکھنے والے بھی ان بوریہ نشینوں اور چٹائیوں پر لیٹنے والوں کے آگے ہیچ ہیں، فرشتوں کی سلامی انہی بوریہ نشینوں کو ملتی ہے

ناشتہ کرنے کے بعد حضرت افغانی نے تمام مدرسے کا معائنہ فرمایا، کتب خانہ بھی ملاحظہ فرمایا اور بے انتہا خوشی و مسرت کا اظہار فرمایا۔

قارئین کرام! آپ یہ پڑھ کر بہت خوش ہوں گے کہ دارالعلوم حقانیہ کی کی سند کو دنیائے اسلام کی عظیم یونیورسٹی "جامعۃ الازہر مصر" نے بی اے کے برابر درجہ دے دیا ہے۔ حال ہی میں وہاں سے ایک چٹھی موصول ہوئی ہے جو کہ دارالعلوم کے دفتر اہتمام میں موجود ہے۔ دارالعلوم کے کتب خانہ میں حکومتِ مصر نے اپنی نگرانی میں صحیح طریقے سے تمام اغلاط سے پاک مصری چھاپ میں قرآن چھاپا ہے، صدر ناصر کے دستخطوں سے مزین ایک نسخۂ قرآن دارالعلوم حقانیہ کے کتب خانہ میں موجود ہے، حکومتِ مصر کا یہ ایک قابلِ قدر عطیہ ہے۔

جلسہ گاہ میں سٹیج بن چکا ہے، آج خیمے وغیرہ بھی لگ گئے ہیں، مسجد کے میناروں پر اور جلسہ گاہ میں سینکڑوں برقی قمقمے لگا دیئے ہیں۔

آج نمازِ جمعہ حضرت شیخ الحدیث نے مکان کے متصل اپنی مسجد میں پڑھائی،

میں اب بھی دارالعلوم حقانیہ کی خاطر بیس ۲۰ جلسوں کا پروگرام ملتوی کر کے آیا ہوں کہ دارالعلوم حقانیہ افضل المدارس ہے۔ (حضرت علامہ افغانی رح)

دور دراز سے عوام و خواص جمعہ کے اجتماع میں شرکت کے لیے آئے ہوئے ہیں، حضرت الشیخ نے علم سے بھرپور خطاب بھی فرمایا ـــــ اب جُوں جُوں دن ختم ہو رہا ہے، دارالعلوم میں مہمانوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے، مختلف پروگرام طے ہو رہے ہیں۔

اب سورج غروب ہو چکا ہے، اندھیرا چھا رہا ہے، دارالعلوم کے در و دیوار جگمگا رہے ہیں، جنگل میں منگل کا سماں بندھا ہوا ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انواراتِ الٰہیہ کی بارش ہو رہی ہے اور حقیقتاً ایسا ہی ہے۔ یہاں تو قال اللہ و قال الرسولؐ کی صدائیں بلند ہوتی ہیں، رحمتِ الٰہیہ اس طرف متوجہ ہے، جلسہ کے لیے انتظامات آج رات تقریباً مکمل ہو گئے ہیں ـــــ یہ رات عجیب پُرنور ہے، مسجد کے میناروں سے ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ مسجدِ نبوی مدینہ طیبہ کی اذانیں، مسجد حرام کے منظر مطاف میں طائفین کا تکبیر و تہلیل اور تلبیہ وغیرہ نے ایک عجیب سماں باندھا۔

ہفتہ ۷ / اکتوبر

آج فرحت و انبساط کی لہر ہر ایک کے قلب میں دوڑ رہی ہے، نہایت ہی چہل پہل ہے۔ اکابرینِ ملت کی آمد آمد ہے۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی تشریف لے آئے ہیں، فقید المثال استقبال ہوا، قیام گاہ میں حضرت مہتمم مولانا عبدالحق صاحب کے ہمراہ رونق افروز ہو گئے ہیں، حال احوال معلوم کیے جا رہے ہیں۔ بڑے ہی خوشی و مسرت کے عالم میں فرمایا: "الحمد للہ مدرسہ بہت اچھا ہے اللہ تعالیٰ اسے صدقۂ جاریہ بنائے اور قیامت تک قائم رکھے!"

آج یکے بعد دیگرے اکابرین علماء کرام کی آمد کا سلسلہ جاری ہے ـــ حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی دامت برکاتہم اور دوسرے اکابر شیخ المحدثین حضرت غور غشتی، جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور دامت برکاتہم (رحمہ اللہ) حضرت مولانا خان محمد کندیاں شریف، رفیق شیخ الہند اسیرِ مالٹا حضرت مولانا عزیر گل، حضرت مولانا محمد علی جالندھری، خطیبِ ملت حضرت مولانا احتشام الحق تھانویؒ، حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم پوپلزئی،

حضرت مولانا سید گل بادشاہ، حضرت مولانا محمد اجمل خان لاہوری، حضرت مولانا عبدالہادی شاہ منصور، حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی، حضرت مولانا عبدالقدوس صدر شعبۂ اسلامیات پشاور یونیورسٹی، حضرت مولانا عبدالحکیم، حضرت مولانا قاری محمد امین، حضرت مولانا سید محمد ایوب جان بنوری، مولانا عزیز الرحمن سواتی، مولانا محمد اشرف ایم اے پشاور اور دوسرے ممتاز علماء کرام رونق افروز ہو چکے ہیں۔ اکثر حضرات کا نہایت گرم جوشی سے استقبال ہوا۔

دارالعلوم میں عوام و خواص ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں۔ ان ہزاروں عوام و خواص کے طعام وغیرہ کا انتظام دارالعلوم کی طرف سے کیا گیا ہے۔ دارالاقامہ کے تمام کمرے علماء کے لیے مخصوص کر دیئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ بعض کمروں پر قراء مصر، علماء سوات، فضلاء دارالعلوم، جمعیۃ علماء اسلام وغیرہ کی تختیاں چسپاں ہیں۔

نماز ظہر کی اذان ہو چکی ہے، مسجد میں تل دھرنے کی جگہ نہیں، مسجد کے باہر بھی صفیں بچھ رہی ہیں، چھتوں پر بھی صفیں ہیں، دُور دُور تک کافی صفیں ہیں، دارالعلوم کی جامع مسجد کا اندرونی دالان جس میں تقریباً ۵۰۰ مصلے ہیں اور باہر کا صحن بھی اسی طرح بہت ہی کشادہ ہے۔ مسجد کی تعمیر پر تقریباً دو لاکھ روپے لاگت آئی ہے اور اب تک کچھ تعمیر باقی ہے۔

الحمدللہ مدرسہ بہت اچھا ہے، اللہ تعالیٰ اسے صدقہ جاریہ بنائے اور قیامت تک قائم رکھے
(مولانا محمد ادریس کاندھلوی)

نماز کے بعد ۲ بجے پروگرام کے مطابق عظیم الشان جلسہ کا افتتاح تلاوت کلام اللہ سے ہوا، مولانا قاری محمد امین اور مولانا قاری عبدالحلیم نے تلاوت کی۔ حضرت العلامہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم مہتمم دارالعلوم حقانیہ نے افتتاح فرمایا اور مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ اجلاس کی صدارت شیخ المحدثین قطب سرحد حضرت مولانا نصیرالدین غورغشتی دامت برکاتہم نے فرمائی، حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی نے خطاب فرمایا، اس کے بعد سال اول یعنی ۱۳۸۲ھ کے فارغ التحصیل فضلاء کی دستار بندی ہوئی۔

نماز مغرب کے بعد دوسری نشست مولانا مشرت شاہ کاکاخیل کی صدارت میں ہوئی، صدارت کے فرائض جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور دامت برکاتہم نے ادا فرمائے، مولانا عبدالحکیم صاحب نقشبندی نے پشتو میں تقریر فرمائی۔

اجتماع میں ہزاروں کی تعداد میں عوام و خواص موجود ہیں، امیر و غریب ایک ہی جگہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اندازہ ہے کہ اس وقت باہر سے تشریف لانے والے حضرات کی تعداد تیس چالیس ہزار سے کم نہیں، سڑک کے دونوں کنارے تقریباً آدھ میل تک کاریں، بسیں اور ٹرک کھڑے نظر آ رہے ہیں۔

اب حافظ الحدیث حضرت درخواستی دامت برکاتہم کی تقریر شروع ہوئی۔ علم و حکمت کے موتی بکھیرے جا رہے ہیں۔ الحمدللہ، سبحان اللہ کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں، حضرت دامت برکاتہم نے تقریر کے بعد رات کو ہی واپس تشریف لے جانا ہے اس لیے مختصر مگر جامع خطاب فرمایا اور اس نشست میں حضرت درخواستی صاحب اور جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید انور صاحب اور دیگر حضرات کے مبارک ہاتھوں سے چند ایک فضلاء کی دستار بندی بھی ہوئی۔ اس گروپ میں راقم الحروف بھی شامل تھا۔

حضرت درخواستی کے بعد مصر کے ایک ممتاز قاری نے تلاوت قرآن پاک کر کے حاضرین کو محظوظ کیا۔ اب علامہ دوران حضرت مولانا شمس الحق افغانی صاحب کی تقریر شروع ہوئی۔ آپ کے بعد خطیب پاکستان حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی نے اپنا بیان شروع فرمایا، اور ان کے بعد متکلم اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھری نے خطاب فرمایا، یہ نشست رات چار بجے تک جاری رہی۔

اتوار ۸ ر اکتوبر

آج اس دارالعلوم کے تاریخی جلسہ کا دوسرا دن ہے، عجیب چہل پہل ہے۔ نماز فجر ادا ہو چکی ہے، نماز فجر ادا ہو چکی ہے۔ کچھ لوگ جا رہے ہیں اور کچھ آ رہے ہیں، ناشتہ کیا جا رہا ہے، کئی لوگ جلسہ گاہ میں پہنچ چکے ہیں۔ آخری نشست ۸ بجے صبح شروع ہوئی اسٹیج پر عظیم علمی و روحانی شخصیتیں موجود ہیں۔ مولانا عبدالہادی شاہ منصور کی تقریر کے بعد فضلاء کی دستار بندی کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس کے بعد حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب مدظلہ نے خطاب فرمایا، آپ کے بعد جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور دامت برکاتہم نے کچھ ارشادات فرمائے اور دعا بھی فرمائی۔

آخر میں حضرت العلامہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم نے جلسہ کی شاندار کامیابی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا فرماتے ہوئے دُور دراز سے آنے والے حضرات کی بھی تحسین کی، اور اس طرح جلسہ کی آخری نشست تقریباً تقریباً پونے دو بجے دن ختم ہوگئی۔

اللہ تعالیٰ دارالعلوم حقانیہ کو مزید ترقی عطا فرمائے اور قیامت تک اسے بقاء نصیب ہوئی۔ آمین ثم آمین

تو کہ پاکستان میں ہے اک مثال دیوبند
مرکز رشد و ہدیٰ دارالعلوم حقانیہ